کیا رضاعی خالہ سے نکاح جائز ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12813

تاریخ اجراء: 12 شوال المکرم 1444 ھ / 03 مئی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا رضاعی خالہ سے نکاح جائز ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

رضاعی خالہ سے نکاح حرام ہے کہ جو رشتے نسب سے حرام ہیں، رضاعت سے بھی حرام ہیں، لہذا حقیقی خالہ کی طرح رضاعی خالہ بھی محرمہ عورت ہے، اس سے نکاح کرنا بھی ناجائز و حرام ہے۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا: "وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضٰعَةِ۔" ترجمہ کنز الایمان: (حرام ہوئیں تم پر) دودھ کی بہنیں۔ (پارہ 04، سورۃ النساء، آیت نمبر 23)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اس کا باپ شیر خوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبل شیر خواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں **اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اُس کی بہن اُس کی خالہ۔**" (تفسیر خزائن العرفان، ص 160، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جو رشتے نسب سے حرام ہیں رضاعت سے بھی حرام ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: "عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب" ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت (دودھ کے رشتوں) سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادۃ علی الانساب۔ الخ، ج 3، ص 170، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

فتاوٰی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں کچھ یوں مذکور ہے:"وأخو المرضعة خاله وأختها خالته"یعنی دودھ پلانے والی عورت کا بھائی بچے کا ماموں کہلائے گا اور اس کی بہن بچے کی خالہ کہلائے گی۔"(فتاوٰی عالمگیری، کتاب النکاح، ج 01، ص 343، مطبوعہ پشاور)

النتف فی الفتاوٰی میں مذکور ہے:"فاما الحرام المؤبد فعلی وجهين احدهما نسب والآخر سبب فاما النسب فهو الرحم المحرم وهم اربعة اصناف۔۔۔۔الصنف الرابع: الاعمام والعمات والاخوال والخالات۔۔۔۔۔فأما الرضاع فيحرم منه ما يحرم بالنسب من ذوى الرحم المحرم"ترجمہ:"بہر حال ابدی حرمت دو وجہوں سے ہوتی ہے ان میں سے ایک وجہ نسب ہے جبکہ دوسری وجہ سبب ہے۔ نسب سے جو عورتیں حرام ہیں وہ ذو رحم محارم عورتیں ہیں جن کی چار اقسام ہیں۔۔۔۔چوتھی قسم: چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ہیں۔۔۔۔ رضاعت سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ذو رحم محارم کے رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔"(النتف فی الفتاوٰی، ص 253، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ملتقطاً)

فتاوٰی رضویہ میں ہے:"سوتیلی خالہ کہ حرام ہے اس کے معنی حقیقی یا رضاعی ماں کی سوتیلی بہن۔"(فتاوٰی رضویہ، ج 11، ص 340، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net